

## 200633-قبوں کو بختنہ بنانے اور ان پر تعمیرات کرنے کے بارے میں ایک شبہ اور اسکا رد

### سوال

سوال: میں نے بریلویوں کے دلائل کا مطالعہ کیا ہے، جن کی تردید کیلئے مجھے جلد ہی کوئی نہ کوئی دلیل مل گئی، لیکن ایک روایت کے متعلق مجھے مشکل درپیش ہے، جس کا جواب میرے پاس نہیں ہے، وہ کہتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ عن یزید بن ۔۔۔ (میرے لئے والد کا نام واضح نہیں ہوا کہ) کی کتاب تاریخ المدینہ المنورہ میں ہے کہ: "انہیں اپنے گھر میں کنوں کی کھدائی کے دوران ایک پتھر کی سلسلہ میں، جس پر ام المؤمنین [ام] جیبہ رضی اللہ عنہا کا نام کندہ تھا، تو انہوں نے مزید کھدائی سے ہاتھ روک لیا، اور انکی قبر پر ایک کمرہ تعمیر کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ وہ اس کمرے میں داخل بھی ہوا ہے، اور قبر کو دیکھا بھی ہے۔

اس روایت کی وجہ سے قبوں پر تعمیراتی کام کو مسون کہتے ہیں، اور مجھے اس کا جواب دیتے ہوئے کسی کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس روایت کے موضوع ہونے کے بارے میں مکمل تفصیل اور وضاحت کر دیں، کہ اسے موضوع کیوں کہا گیا ہے۔

### پسندیدہ جواب

#### اول:

سوال نمبر: (150265) میں بریلوی فرقہ کے بارے میں معلومات بیان کی جا چکی میں، کہ یہ فرقہ غالی صوفی فرقہ ہے، اور انکی دعوت کے بنیادی اصول نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت، وہیک لوگوں کی شان میں غلوپر منی ہیں، یہ لوگ اہل سنت سے دشمنی رکھتے ہیں، اور لوگوں کو جہاد فی سبیل اللہ سے روکتے ہیں۔

#### دوم:

اسی طرح سوال نمبر: (130919) اور سوال نمبر: (185266) میں گزر چکا ہے کہ قبوں پر تعمیراتی کام حرام ہے، کیونکہ یہ شرک کا ذریعہ ہے، اور ایسے ہی یہ عمل قبوں کے بارے میں سنت سے ثابت شدہ احکامات میں خود ساختہ اضافہ ہے۔

#### سوم:

ابو زید عمر بن شہبہ نمیری رحمہ اللہ "تاریخ المدینہ" (120/1) میں کہتے ہیں:

"ہمیں محمد بن تیجی نے بیان کیا کہ انہیں عبد العزیز بن عمران نے نہر دی کہ انہیں یزید بن سائب نے بتلایا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے دادا نے نہر دی کہ: "جب عقیل بن ابی طالب رحمہ اللہ نے اپنے گھر میں کنوں کھو دنے کیلئے کھدائی کی تو انہیں اس دوران ایک پتھر ملا جس پر "ام جیبہ بنت صخر بن حرب کی قبر" کندہ تھا، تو عقیل نے اس کنوں کو بند کر دیا، اور اس پر ایک کمرہ بنادیا" یزید بن سائب کہتے ہیں کہ میں اس کمرے میں داخل بھی ہوا ہوں اور اس قبر کو بھی دیکھا ہے۔

اسکی سندا نتھائی بوسیدہ ہے، اسکی تفصیل یہ ہے:

عبدالعزیز بن عمران : یہ الزہری المدنی الاعرج ہے، جو کہ "ابن ابی ثابت" کی کنیت سے معروف ہے، اسکا حکم یہ ہے کہ یہ "متروک الحدیث" ہے، یعنی اسکی احادیث متروک ہیں۔  
چنانچہ میحی بن معین رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"لیس بشیہ، إنما كان صاحب شعر" یہ ثقہ نہیں ہے، یہ تو ایک شاعر تھا۔

اسی طرح انکا کہنا ہے کہ : "کان یثتم الناس و یطعن فی اصحابهم، لیس حدیثہ بشیء" یہ لوگوں کو گایاں بخاتما، اور انکے حسب نسب میں کیڑے نکالتا تھا، اسکی احادیث کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

- امام مخاری رحمہ اللہ کہتا ہے کہ : "منکر الحدیث لا یکتب حدیثہ" یہ منکر الحدیث ہے، اسکی احادیث نہ لکھی جائیں۔

- امام نسائی رحمہ اللہ کستہ ہیں کہ : "متروک الحدیث، و قال مردہ لا یکتب حدیثہ" اسکی احادیث متروک ہیں، اور ایک بار یہ بھی کہا کہ : اسکی احادیث نہ لکھی جائیں۔

- امام ابن جبان رحمہ اللہ کستہ ہیں کہ : "یروی الناکیر عن الشاہیر" مشور راویوں سے منکر روایات بیان کرتا ہے۔

- امام آبوجاتم رحمہ اللہ کستہ ہیں کہ : "ضعیف الحدیث منکر الحدیث جدا" اسکی احادیث سخت ضعیف اور منکر ہیں۔

- امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کستہ ہیں کہ : "اتقْنَعْ أبُوزرْعَةَ مِنْ قِرَاءَةِ حَدِيْثٍ وَ تَرَكَ الرَّوَايَةَ عَنْهُ" امام ابو زرعہ رحمہ اللہ نے اسکی احادیث پڑھنا بھی چھوڑ دی تھیں، اور اس کی روایات آگے بیان نہیں کرتے تھے۔

- امام ترمذی اور دارقطنی رحمہما اللہ کستہ ہیں کہ : یہ راوی ضعیف ہے۔

"تہذیب التہذیب" (312/6)

بلکہ عمر بن شہبہ خود ہی جنہوں نے اسکی یہ روایت پیش کی ہے وہ کہتے ہیں :

"عبدالعزیز اپنی احادیث میں بہت زیادہ غلطیاں کرتے تھے؛ کیونکہ انہوں نے اپنی کتابوں کو آگ لگادی تھی، تو پھر وہ اپنے حافظے سے حدیثیں بیان کرتے تھے" انتہی

"تاریخ الدین" (123/1)

چنانچہ جس راوی کی یہ حالت ہو تو مسلمانوں کے عقائد کی مخالفت میں اسکی روایت کو جھٹ کیسے مانا جاسکتا ہے؟ حالانکہ سلف صاحبین نے بھی بھی قبروں کو پختہ نہیں بنایا، بلکہ اس کام سے منع کرتے آئے ہیں، لیکن میں آپ دیکھ لیں کہ بڑے سے صاحبہ کرام کی قبریں ہیں، ان پر کسی قسم کی کوئی عمارت نہیں ہے، اور نہ ہی یہ قبریں پختہ ہیں۔

یقینی بات ہے کہ اس قسم کی روایات کو قابل جھٹ دو قسم کے لوگ ہی بناسکتے ہیں :

- یا تو وہ اس علم سے جاہل ہو گا کہ کن روایات کو جھٹ بنایا جاسکتا ہے، اور کن روایات کو جھٹ نہیں بنایا جاسکتا۔

- یا پھر خواہیں پرست ہیں کہ میں آپ دیکھ لیں کہ موافق ہوا سے بیان کر دیا چاہے جھوٹ ہو یا حق، اور جو اپنی سوچ اور فکر کے خلاف ہوا سے رد کر دیا چاہے صحیح بخاری و مسلم ہی میں کیوں نہ ہو۔

مزید کیلئے سوال نمبر : (26312) اور (146400) کی طرف رجوع کریں۔

واللہ اعلم۔